سوال

نے کیا فرمایا ہے؟ (731)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں تعدد ازدواج کے ضمن میں فرمایا گیا ہے کہ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً (النساء: 4/3) ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان بیویوں میں عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی پر کفایت کرو۔''

دوسری جگہ فرمایا: وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ (النساء: 4/129) ''خواہ تمہاری کتنی ہی حرص ہو، عورتوں میں ہر گز عدل نہیں کر سکو گے۔''

پہلی آیت میں عدل کرنا شرط کہا گیا ہے اور دوسری میں بتایا گیا ہے کہ تمہارے لیے عدل کرنا ناممکن ہے۔ تو کیا اس کا یہ مفہوم ہے کہ پہلی آیت منسوخ ہے اور ایک سے زیادہ شادی کرنا جائز نہیں؟ کیونکہ عدل کی شرط پوری ہونا ناممکن ہے۔ اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔ وجزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ارض یا نسخ والی بات نہیں ہے۔ جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ صرف عدل ہے جو انسان کی طاقت میں ہے یعنی باری دینا اور اخراجات مہیا کرنا۔ لیکن محبت وچاہت اور اس کے ضمنی امور (مقاربت ومباشرت وغیرہ) یہ انسان کی طاقت میں نہیں ہے اور اللہ کے فرمان: وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ...

عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ اپنی بیویوں میں باری کا اہتمام فرماتے اور پورا پورا عدل کرتے اور فرمایا کرتے:

اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا لَا أَمْلِكُ

تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں۔ تو جس بات کا تو مالک ہے، میں اس کا کوئی اختیار نہیں رکھتا، اس میں مجھے ملامت نہ فرمانا۔'' (سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، حدیث: 2134 ... 193/2، حدیث: 2207)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 521

محدث فتویٰ